بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم سہ شنبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح چندہ

سالانہ چندہ	اکیس ۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ روپے
سہ ماہی	۶ ”
ماہوار	۲½ ”
قیمت فی پرچہ	۱؍

جلد ۲ | ۱۷ تبلیغ ۱۳۲۷ ہش | ۶ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ | ۱۷ فروری ۱۹۴۸ء | نمبر ۳۳

ان شان کے قریب جوار میں شدید لڑائی!

نانکنگ ۱۶ فروری: سرکاری طور پر ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اس وقت مانچوریا میں شہر ان شان کے قریب جوار میں شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ شہر مانچوریا کے دارالحکومت مکڈن سے جنوب کی جانب ساٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ کمیونسٹ فوجیں بڑھتے بڑھتے شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر پہنچ گئی ہیں۔ اور مغرب کی جانب سے بیرونی دفاعی لائن پر حملے کا زور بڑھ گیا ہے۔ اس کے علاوہ چیانگ شہر کے قریب بھی زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ باوجود اس کے کہ حکومت کی فوجوں نے شدید بمباری کی لیکن کمیونسٹ فوجیں ان شان کی طرف برابر پیش قدمی کرتی رہیں مکڈن سے گورنمنٹ کی فوجوں کی طرف بڑھتی ہوئی کمیونسٹ افواج پر شدید گولہ باری کی۔ (رائٹر)

حکومت نظام کا تختہ اُلٹنے کیلئے دہشت پسندوں کی سنسنی خیز سازش

امن کونسل پر سیاسی دھڑے بندی کا الزام

شیخ عبداللہ کی مایوسی

ایسوسی ایٹڈ پریس

نئی دہلی ۱۶ فروری: مسٹر گوپال سوامی آئنگر آج بذریعہ ہوائی جہاز دہلی پہنچ گئے۔ اور سہ پہر کے قریب پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی۔ کل آپ نے بمبئی میں امن کونسل سے واپس آنے کی وجوہات بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ کشمیر پر بحث کے دوران میں دونوں طرف سے تعطل کی سی کیفیت پیدا ہوگئی تھی۔ اور حالات میں کسی قسم کی تبدیلی کا امکان نہیں رہا تھا۔ جس طریق پر امن کونسل معاملات پر غور کر رہی ہے۔ اس کے پیش نظر مجھے امید نہیں۔ کہ جلدی کوئی نتیجہ برآمد ہو سکے۔ ممبران امن کونسل کی اکثریت روائی کو بند کرانے کے لئے فوری اقدام کے حق میں نہیں ہے۔ بلکہ ان حالات کو بدلنا چاہتی ہے۔ جو ریاست میں حملہ آوروں کے چلے آنے کا اصل باعث ہیں۔ مسٹر آئنگر نے کہا۔ کہ جب تک کشمیر انڈین یونین میں شامل ہے۔ اس وقت تک کشمیر کے بارے میں ہندوستانی حکومت پر خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے ہندوستانی وفد اس بات پر کبھی راضی نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ انڈین فوجیں حالات کو اعتدال پر لائے بغیر ریاست سے واپس چلی آئیں۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر آئنگر نے بتایا کہ مجوزہ کشمیر کمیشن پر رائے شماری کے وقت روس نے ووٹ دینے سے اس لئے احتراز کیا۔ کیونکہ وہ اس بات کے حق میں تھا۔ کہ کمیشن بجائے یو۔ این۔ او کے امن کونسل کے ممبران میں سے ہی مقرر کیا جاتا۔

مسٹر آئنگر نے مزید کہا ہندوستانی وفد کو کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ اگر کونسل اسقدر اب رائے (باقی دیکھو صفحہ)

اغوا کردہ عورتوں کو برآمد کرانے کیلئے دونوں حکومتوں کی مساعی

وزیر اعظم پاکستان کی اپیل

(ایسوسی ایٹڈ پریس)

لاہور ۱۶ فروری: ہندوستان اور پاکستان میں اغوا کردہ عورتوں اور بچوں کو برآمد کرانے کے سلسلے میں آج سے خاص ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ اس ہفتہ کے دوران میں دونوں طرف پوری کوشش کی جائے گی۔ کہ ایسی تمام عورتیں اور بچے اپنے اپنے اصل وارثوں کے پاس پہنچا دیئے جائیں۔ اس ہفتے کو کامیاب طور پر منانے کے لئے پاکستان اور ہندوستان کے وزرائے اعظم نے اپنی نشری تقریروں میں پبلک سے اپیل کی ہے کہ وہ ان بد نصیب عورتوں اور معصوم بچوں کو برآمد کرانے میں حکومت کی پوری پوری امداد کریں۔

وزیر اعظم پاکستان نے اپنی ریکارڈ کی ہوئی تقریر کے دوران میں کہا مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسی تمام عورتوں کو برآمد کرانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اسلامی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے شرافت اور مروت کا ثبوت دیں۔ اور اس ہفتے کو کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کریں۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی طرف سے اس ضمن میں جو اپیل نشر کی گئی ہے۔ اس میں آپ نے کہا۔ کہ لوٹ مار اور فسادات کے علاوہ عورتوں اور بچوں کے اغوا ہونے سے ہندوستان کے نام کو بٹہ لگ گیا ہے۔ اور ہم ساری دنیا میں ذلیل ہو گئے ہیں۔ ہر ایک ہندوستانی کا فرض ہے۔ کہ وہ اس داغ کو دھو ڈالے اور اس ذلت کو مٹائے۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ اس ہفتے کے اندر اندر عوام کی امداد اور تعاون سے یہ کام اچھی طرح پر سر انجام پا جائے گا۔

مشرقی بنگال میں ڈیڑھ لاکھ من دھان کی چوری

ملزم گرفتار کر لئے گئے

ڈھاکہ ۱۶ فروری: معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈیڑھ لاکھ من دھان خفیہ طور پر مشرقی بنگال سے باہر بھجوایا جا رہا تھا۔ افسران متعلقہ نے موقعہ پر پہنچ کر سامان پر قبضہ کر لیا۔ اور اس طرح ساڑھے لاکھ آدمیوں کی سات دن کی خوراک چوری چوری باہر پہنچائی جانے سے محفوظ کر لی گئی۔ حلقہ بندی کے افسر مطلق نے رات کی تاریکی میں دھان سے لدی ہوئی تین ہزار کشتیاں پکڑیں۔ ملزموں نے افسر مذکور کو بیس ہزار روپے کی رشوت دینی چاہی۔ لیکن ان کی اس پیشکش کو حقارت سے رد کر دیا گیا۔ پولیس نے جسے پہلے ہی اطلاع مل چکی تھی موقعہ پر پہنچ کر مال لے جانے والی پارٹی کو گرفتار کر لیا۔

آزاد فوجوں کی شاندار کامیابی۔ دشمن کے ۲۵۰ سپاہی مارے گئے

(راولپنڈی) ۱۶ فروری: آزاد کشمیر حکومت کی وزارت دفاع کا امروزہ اعلان مظہر ہے۔ کہ آج جب پونچھ میں محصور ہندوستانی فوج نے ہوائی طاقت اور توپ خانہ کی مدد سے محاصرہ سے نکلنے کے لئے راہ تلاش کی۔ تو مجاہدین کی فوجوں نے مارٹر گنوں کی گولہ باری سے انہیں پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ اور ان کے ۲۵۰ سپاہی ڈھیر کر دیئے نیز ہمارے ۴۰ مجاہدین نے جام شہادت پیا۔ ایک اور مقام پر دشمن نے جاد سے ایک گشتی دستے پر حملہ کیا۔ مگر ہماری فوج نے اسے بھی ناکارہ کر کے دشمن کو زبردست نقصان پہنچایا اب وہ صورت دکھائی گئی ہے۔ اپ

دنیا کے غیر یقینی حالات کی طرف سے خطرے کی گھنٹی

ایٹم کے اچانک حملے کا زبردست خطرہ

واشنگٹن ۱۶ فروری: جنرل آئزن ہاور نے امریکی چیف آف سٹاف کے عہدے سے ریٹائر ہونے کے بعد اپنے گزشتہ کام پر ایک رپورٹ میں روشنی ڈالتے ہوئے متنبہ کیا ہے۔ کہ امریکہ کو ایٹم کے اچانک حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لینا چاہیئے۔ اگرچہ انہوں نے جمعیت اقوام متحدہ کے متعلق امید ظاہر کی ہے۔ کہ اس کی کوششوں سے امن بحال رہے گا۔ لیکن ساتھ ہی امریکہ کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ تیاری کرنے میں اپنی طرف سے کوئی تساہل نہ برتے تاوقتیکہ تمام طاقتیں بلا استثنے سامان حرب جمع کرنے کے خلاف جہاد کی نہ ٹھان لیں آپ نے مزید کہا۔ کہ دنیا کے موجودہ غیر یقینی حالات کی بناء پر کوئی عجب نہیں کہ خاص ایٹم کے تیار کردہ ہتھیاروں کی مدد سے اچانک حملہ ہو جائے۔ ایسے اچانک حملے کے وقت ملکی دفاع کے لئے کم از کم تیرہ لاکھ بری فوج کی ضرورت ہوگی۔ چنانچہ اس فوج کو تیار کرنے کے لئے آپ نے عام فوجی تربیت کی اہمیت پر زور دیا۔ نیز نیشنل گارڈز اور ریزرو فوجوں کی تیاری کے علاوہ امریکن صنعتوں کو اوج کمال پر پہنچانے کی طرف توجہ دلائی (لا اینگ)

بجٹ میں دس کروڑ روپے کی بچت

نئی دہلی ۱۶ فروری: ریلوے کے وزیر ڈاکٹر جان متھائی نے ڈومینین پارلیمنٹ میں ۱۹۴۸-۴۹ء کا ریلوے بجٹ پیش کیا ہے۔ بجٹ میں دس کروڑ دستاسی لاکھ روپے کی بچت ہے۔

مسٹر اے محمد ابراہیم کی واپسی!

(راولپنڈی) ۱۶ فروری: امید ہے کہ آزاد کشمیر حکومت کے صدر سردار محمد ابراہیم ۲۰ فروری کو کراچی پہنچ جائیں گے۔

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس سے طبع کرا کر ہنری ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

برطانوی باشندے چین چھوڑ رہے ہیں

نانکنگ ۱۶ فروری۔ برطانوی سفیر نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ کمیونسٹ فوجوں کی مکڈن اور دوسرے شہروں کی طرف پیشقدمی کے نتیجہ میں برطانوی باشندوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے نام درج کرالیں۔ تاکہ بوقت ضرورت انہیں وہاں سے نکال لیا جائے (رائٹر)

مشرقی پنجاب کی ریاستوں کی یونین

نئی دہلی ۱۶ فروری معلوم ہوا ہے کہ کپورتھلہ مالیر کوٹلہ۔ نابھہ اور فرید کوٹ ریاستوں کے حکمران اس تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ کہ دکن ریاستوں کی یونین کے ماڈل پر مشرقی پنجاب کی ریاستوں کی ایک یونین بنائی جائے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ اب ریاستوں کے حکمرانوں کے درمیان گفت و شنید کافی آگے پہنچ چکی ہے۔ اور کہ اس سلسلہ میں حکومت ہند کی وزارت ریاستہائے سے مشورہ مانگا گیا ہے۔ (گلوب)

سوشلسٹ پارٹی کی نیشنل ایگزیکٹو کا اہم اجلاس

نئی دہلی ۱۶ فروری۔ سوشلسٹ پارٹی آف انڈیا کی نیشنل ایگزیکٹو کی ایک ضروری میٹنگ ۲۰ فروری کو بلائی گئی ہے۔ نیشنل ایگزیکٹو کی میٹنگ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس سے صرف ایک روز پہلے ہو رہی ہے۔ مہاتما گاندھی کے قتل سے پیدا شدہ سیاسی حالات پر غور کریگی اور اپنے آیندہ پروگرام کے متعلق فیصلہ کرے گی ایگزیکٹو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں سوشلسٹ ڈیلی گیٹوں کے رویہ کے متعلق بھی فیصلہ کریگی (گلوب)

فرنٹیئر میں لیگ اسمبلی پارٹی کے مستقبل پر غور و خوض

پشاور ۱۵ فروری۔ فرنٹیئر مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی کا ایک خاص اجلاس وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان کے مکان پر منعقد ہوا۔ جس میں فرنٹیئر لیجسلیٹو اسمبلی کے مستقبل پر غور و خوض کیا گیا اس موقعہ پر سات کانگرسی ایم۔ ایل۔ اے بھی جنہوں نے حال میں ہی مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی ہے۔ موجود تھے۔ اس کے چند گھنٹے پیشتر کانگرس پارلیمنٹری پارٹی۔ نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پراونس کانگرس اور سرخپوشوں کے مشہور کارکنوں کی ایک مشترکہ میٹنگ سردریاب میں سرخپوشوں کے تربیتی سنٹر میں منعقد ہوئی۔ خان عبدالغفار خان بھی وہاں موجود تھے۔ غیر مسلم چونکہ صوبہ سے جا چکے ہیں۔ اسلئے ان کا کوئی نمائندہ حاضر نہ تھا۔ (ا پ)

برما میں غیر ملکی اشخاص پر پابندیاں

رنگون ۱۵ فروری۔ حکومت برما نے جائداد خریدنے کے سلسلہ میں تمام غیر ملکی اشخاص پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ ان میں ہندوستانی اور پاکستانی بھی شامل ہیں۔ حال ہی میں ایک قانون کے ذریعہ مکانوں کے مالکوں پر کچھ پابندیاں لگائی گئی تھیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ رنگون میں مکانوں کے مالکوں کی اکثریت ہندوستانیوں پر مشتمل ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ جائداد خریدنے پر لگائی گئی پابندیوں کے

کانگریسی لیڈر راشٹریہ سیوک سنگھ کی خود ٹھوکتے رہے ہیں!

پٹنہ ۱۶ فروری۔ آج ایک مجمع عظیم میں تقریر کرتے ہوئے مشہور سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نارائن نے ان الزامات کی پُر زور تردید کی۔ کہ سوشلسٹ پارٹی ان نئے پیدا شدہ حالات سے جو گاندھی جی کے قتل کی وجہ سے رونما ہوئے ہیں ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ اور اس طرح وہ حکومتی نظام میں دخل حاصل کر کے اپنی پرانی خواہش کو بروئے کار لانے کی فکر میں ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ میں قسمت میں یقین نہیں کرتا۔ اور یہ میرا ایمان ہے کہ اگر مشہور کانگریسی وزراء راشٹریہ سیوک سنگھ کی سرپرستی نہ کرتے۔ اور ان کی ریلی وغیرہ میں شرکت کر کے ان کی ہمت افزائی نہ کرتے۔ اور نوجوانوں کی توجہات کو دوسرے تعمیری کاموں پر مرکوز کرنے کی کوشش کرتے۔ تو گاندھی جی ہم سے ایسے وقت میں کبھی جدا نہ ہوتے

ہندوستان کے مغربی ساحل پر نئی بندرگاہ

نئی دہلی ۱۵ فروری۔ انڈین پارلیمنٹ کے اجلاس میں ڈاکٹر جان متھائی وزیر ٹرانسپورٹ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ حکومت ہند جلدی ہی ہندوستان کے مغربی ساحل پر مورمگاؤ اور کوچین کے درمیان ایک نئی بندرگاہ قائم کرنے کے متعلق ایک اعلان جاری کرے گی۔ اس بندرگاہ میں بڑے سے بڑے جہاز آ سکیں گے۔ آپ نے مزید بتایا ہے۔ کہ محکمہ ٹرانسپورٹ کے مرکزی بورڈ نے حال ہی میں ایک اجلاس میں اس موضوع پر غور و خوض کیا۔ گذشتہ جون میں بمبئی۔ مدراس اور میسور کی حکومتوں کی مشترکہ کانفرنس میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ کہ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک ٹیکنیکل کمیٹی مقرر کی جائے۔ کہ مورمگاؤ اور کوچین کے درمیانی ساحل پر نئی بندرگاہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔ (گلوب)

انڈین نیشنل آرمی کے افسران کی ملازمتوں کے متعلق ہندوستان کی پارلیمنٹ میں بحث کیجائیگی

نئی دہلی ۱۶ فروری۔ انڈین نیشنل آرمی کے افسران کا معاملہ جو بڑی دیر سے کھٹائی میں پڑا ہوا تھا۔ از سر نو ہندوستان کی پارلیمنٹ میں زیر بحث لایا جائے گا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگلے ہفتے ان کی ملازمتوں وغیرہ کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں سات ریزولیوشن موصول ہو چکے ہیں۔ مسٹر سدھوا نے اپنی قرارداد میں مطالبہ کیا ہے۔ کہ نیشنل آرمی کے افراد جو طبی طور پر ٹھیک ہوں کو وہی اسامیاں دی جائیں۔ جس پر وہ برما جنگ سے پہلے مامور تھے۔ اس پر بحث و مباحثہ منگل کے روز ہوگا۔ (گلوب)

مسلمانان مارشس کا عطیہ

کراچی ۱۶ فروری۔ پاکستان کے پناہ گزینوں کیلئے مارشس کے مسلمانوں نے تیس ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ چند روز تک یہ رقم پچاس ہزار تک پہنچ جائے گی۔ اس چھوٹے سے جزیرہ میں بسنے والے مسلمانوں کی کل تعداد ستاون ہزار ہے۔ (ا پ)

نئی دہلی ۱۶ فروری مولانا ابوالکلام آزاد وزیر تعلیم آج شام دستور ساز اسمبلی کے ممبر مقرر کئے گئے (ا پ)

خلاف مختلف ملکوں کے سفارتخانوں نے حکومت برما سے پروٹسٹ کیا ہے (گلوب)

کہ جب ہمیں ان کی سب سے زیادہ ضرورت ہے جب پرارتھنائی اجتماع میں گاندھی جی پر بم پھینکا گیا۔ تو اس وقت بھی ایسے دہشت پسندوں کے خلاف کوئی سخت قدم نہیں اٹھایا گیا۔ بلکہ مجرموں پر خود سرکاری حکام کی طرف پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ اور یہی حکام ہر اس کوشش کو خاک میں ملاتے رہے۔ جو اصل سازش کو بے نقاب کر سکتی تھی۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ فرقہ دارانہ ذہنیت کی مخالفت کرنا کوئی بُری بات نہیں۔ چنانچہ حکومت کو فرقہ پرست عنصر سے پاک کرنے کا مطالبہ بالکل جائز مطالبہ ہے۔ اور جمہوریت کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔ اسی طرح آپ نے بڑے بڑے تاجروں کے نمائندوں کو حکومت میں جگہ دینے کی مخالفت کی۔ آخر میں آپ نے اس بات پر زور ڈالا۔ کہ محض پولیس راج کے ذریعے فرقہ پروری کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا۔ ضرورت ہے کہ فرقہ پرور عناصر کو حکومت سے علیحدہ کیا جائے۔ اور ان کی جگہ جمہوریت پسند قوم پرور لوگوں کو دی جائے۔ آپ نے فرقہ پرور راجاؤں اور مہاراجاؤں کی کے علاوہ ان بڑے بڑے تاجروں کی بھی مذمت کی۔ جو محض ذاتی منفعت کی خاطر ملک میں دنگہ و فساد کی آگ بھڑکانا چاہتے تھے۔ آپ نے فرقہ پروری کو فسطائیت تک لے جانے والی شاہراہ قرار دیا۔ (ا پ)

وزیر مواصلات کی کولمبو سے واپسی

کراچی ۱۶ فروری۔ سردار عبدالرب نشتر وزیر مواصلات نے آج تیسرے پہر کولمبو سے مراجعت فرمائی۔ جہاں آپ پاکستان کی طرف سے حکومت سیلون کی پہلی آزاد پارلیمنٹ کے افتتاح میں شامل ہونے کے لئے ۸ فروری کو گئے تھے۔ آپ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو بتایا۔ کہ حکومت سیلون پاکستان سے دوستانہ مراسم بڑھانے کی بہت خواہشمند ہے۔ اور وہ دل سے چاہتی ہے کہ پاکستان اور سیلون کے تعلقات پیوست ہو جاویں۔ آپکے دل پر سیلون کے باشندوں کی حسن تنظیم اور ادائیگی فرائض کا احساس اثر انداز تھا۔ آپ نے رسم آزادی کی خوش اسلوبی کی بھی بہت تعریف کی (ا پ)

فہرستہائے آراء شماری کی میعاد میں توسیع

پشاور ۱۶ فروری۔ صوبہ سرحد کے گورنر نے لیجسلیٹو اسمبلی کے واسطے رائے شماری

بہار مسلم لیگ کے آئین میں تبدیلی

پٹنہ ۱۶ فروری۔ صوبہ بہار کی مسلم لیگ کونسل نے کل ایک اہم قرارداد کے ذریعہ فیصلہ کیا۔ کہ اب نئے پیدا شدہ حالات کی روشنی میں صوبائی مسلم لیگ کے آئین میں مناسب تبدیلی کی جائے تا اسکی سرگرمیاں فرقہ وارانہ زہر کے استیصال کے لئے وقف ہو جائیں۔ اور لیگ کا مقصد امن بحال کرنے میں حکومت کی امداد اور مسلمانوں کی سوشل کلچرل اور مذہبی حقوق کی حفاظت قرار دیا جائے۔ ایک اور قرارداد کے ذریعے گاندھی جی کی موت پر بھی افسوس کا اظہار کیا گیا۔ (ا پ)

میاں افتخار الدین کا زبردست احتجاج

لاہور ۱۶ فروری۔ مغربی پنجاب مسلم لیگ کے صدر میاں افتخار الدین نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ ہفتہ کے روز مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا جو اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اُسکی روئداد قلمبند کرنے کیلئے حکومت مغربی پنجاب کی طرف سے سی۔ آئی۔ ڈی کا ایک افسر بھی بھیجا گیا تھا۔ اگرچہ اسے داخلہ کی اجازت نہ دی گئی تھی۔ تاہم معلوم ہوا ہے۔ کہ میاں صاحب اس کاروائی کے خلاف جو صوبہ کی سیاسی تاریخ میں واحد مثال ہے۔ سخت احتجاج کرنے والے ہیں۔ (ا پ)

پاکستان دستور ساز اسمبلی میں سرحدی گاندھی کی شمولیت

پشاور ۱۶ فروری۔ کل سردریاب میں خدائی خدمتگار جرگہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں اس فیصلے کا اعلان کیا گیا۔ کہ خان عبدالغفار خاں پاکستان دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں جو ۲۳ فروری کو کراچی میں منعقد ہوگا۔ شامل ہونگے جرگہ نے آپ کو حقوق نمائندگی سونپ دئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ آپ اس ہفتہ کے دوران میں کراچی روانہ ہو جائینگے۔ ایک اور قرارداد میں جرگہ نے خدائی خدمتگاروں سے پُر امن رہنے کی تلقین کی۔ اور ان سے درخواست کی۔ کہ ایسی کوئی حرکت نہ کریں جس سے صوبائی پاکستان کی مرکزی حکومت کی راہ میں کوئی دشواری حائل ہو۔ (ا پ)

ہر ممکن طریق سے اقلیتوں کی حفاظت کیجائیگی
راجہ غضنفر علی کی تقریر

لاہور ۱۶ فروری۔ پاکستان کے وزیر امور خارجہ راجہ غضنفر علی خاں نے پنچولی سٹوڈیو جو پاکستان میں واحد فلمی ادارہ ہے۔ اور مالک سیٹھ دل سکھ پنچولی کو واپس دے دیا گیا ہے۔ کی افتتاحی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت پاکستان اقلیتوں کے جان و مال اور عزت کی حفاظت کا یقین دلانے کیلئے ہر ممکن طریق سے کوشاں ہے۔ اور انکی حفاظت کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھے گی۔ سٹوڈیو پر پاکستانی جھنڈے لہرا رہے تھے۔ قائد اعظم کی تصویر آویزاں تھی۔ اور جا بجا "پاکستان زندہ باد" کے قطعے اس کی زینت کو بڑھا رہے تھے۔ اس تقریب میں بہت سے ہندوؤں نے بھی شرکت کی۔ (ا پ)

کی موجودہ لسٹوں کی میعاد کو ۲۵ فروری ۱۹۴۸ء سے مزید دو سال کے لئے بڑھا دیا ہے (ا پ)

روزنامہ الفضل لاہور
۱۷ فروری ۱۹۴۸ء

دفتری حکومت

بعض دفعہ انگریزی حکومت کو بُرے معنوں میں دفتری حکومت کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ کوئی بھی حکومت ہو آخر کسی نظام کی پابند ہوتی ہے۔ لیکن جب یہ نظام ایک مشین بن کر رہ جاتا ہے۔ تو اس میں ایسے نقائص گھس آتے ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے حکومت کا عملہ محض مشین کے پرزہ بنکر رہ جاتا ہے یہاں انگریزی حکومت میں یہ نقص بڑی حد تک پیدا ہو گیا تھا۔ اگرچہ انگلستان میں یہی طرز حکومت کافی کارآمد ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انگلستان کے لوگ حکومت کو اپنی حکومت سمجھ کر دفتری کارروائیوں کو محض اپنے ذاتی مقاصد کے لئے کم سے کم استعمال کرتے ہیں۔ ہندوستان میں انگریزوں کو ملک کی بہبودی سے صرف اسی قدر دلچسپی تھی جس قدر وہ یہاں سے زیادہ سے زیادہ انتفاع کر سکتے تھے۔ اور ہندوستانی عملہ اس وجہ سے کہ وہ محض ایک اجنبی حکومت کے کل پرزے ہیں صرف اپنے ذاتی یا متعلقین کے مفاد کے نقطۂ نظر سے اس کو دیکھتے تھے۔ اس لئے یہاں کی اکثر حکومتی عملہ کی ذہنیت بُرے معنوں میں دفتری بنکر رہ گئی تھی۔ یعنی دفتری قواعد و ضوابط کو ذاتی اغراض کا آلۂ کار بنا لیا جاتا تھا۔ بظاہر تو تمام کاغذی کارروائی صحیح معلوم ہوتی۔ اور کسی ضابطہ کے ماتحت نظر آتی لیکن اس ضابطہ اور قواعد کے پردے میں دوسروں کے جائز حقوق کا خون چھپا ہوا ہوتا۔ جو ظاہر آنکھ کو نظر نہیں آ سکتا

پاکستان کی موجودہ حکومت ابھی تک اکثر انہی لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جنہوں نے اس قسم کی انگریزی دفتری حکومت کے گہوارے میں پرورش پائی ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ ان تمام محکموں میں وہی مشینی طرز کا نظام اپنا کام کر رہا ہے۔ ابھی تک ہمارے افسروں کے دماغوں میں آزاد حکومت کے افسروں کے سے خیالات پیدا نہیں ہوئے۔ اور ابھی تک بُرے معنوں میں دفتری حکومت کی سی ذہنیت چلی جاتی ہے۔ یہ امید تھی کہ آزادی کے حصول کے ساتھ ذہنیت بھی تبدیل ہو جائیگی۔ اور ہمارے افسر اپنے آپ کو ایسی حکومت کے کارندے خیال کرنے لگیں گے۔ جو اپنی ہے جو کوئی چیز ہماری ہو جاتی ہے تو فطرتاً اس چیز کے استعمال کے متعلق ہماری ذہنیت میں ضرور فرق آ جانا چاہیئے۔ لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک ہمارا یہ احساس پیدا نہیں ہوا۔ ہم حکومت کو صرف اسی حد تک استعمال کرنا چاہتے ہیں جتنا کہ اُس سے ہمارا یا ہمارے متعلقین کے مفاد کا تعلق ہے۔ اگر ہمیں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ جہاں کہیں بھی حکومت میں نقص ہوگا۔ خواہ براہِ راست اس کا نقصان ہمیں پہنچتا ہو یا نہ پہونچتا ہو۔ اس کا نقصان ہمیں ہی ہوگا تو کام درست ہو جائیگا۔ اگر ہم قواعد و ضوابط کی آڑ میں دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اور ان کی حق تلفی کرتے ہیں تو واقعی ہم اپنی حکومت کی جڑیں اپنے ہاتھ سے کلہاڑا مار رہے ہیں۔

کوئی سلسلہ کوئی نظام کوئی محکمہ حکومت اس طرح قائم نہیں رہ سکتا۔ ایک اجنبی حکومت تو طاقت کے رعب سے اپنے مفاد تک کسی حد تک ایسے نظام کو قائم رکھ سکتی ہے۔ لیکن جب حکومت اپنی ہو۔ اور اس کے کارندے اس طرح اسکو اندر سے کھوکھلا کر رہے ہوں۔ تو اس کھوکھلے ڈھانچے کا کھڑا رہنا ناممکن ہے۔ وہ آج بھی گرا اور کل بھی گرا۔ اور جب گرا تو سب کو لے کر گریگا۔

اخلاقی مقتضیات کو الگ بھی رہنے دیا جائے اور صرف معمولی مصلحت اندیشی ہی سے کام لیا جائے۔ تو اس قسم کی ذہنیت نہایت تباہ کن ہے۔ لیکن پاکستان تو ایک اسلامی ملک ہے۔ ہم نے یہاں اسلامی اخلاق کی شمع روشن کرنی ہے۔ اس لئے ہمارا تو اور بھی فرض ہے۔ کہ جتنی جلد ہو سکے اس ذہنیت کو خیرباد کہہ دیں۔ اور اگر اللہ تعالےٰ نے ہم کو کسی عہدے پر فائز کیا ہے۔ تو دفتری قواعد و ضوابط کو اپنی اغراض ڈھالنے کی مشین نہ سمجھیں بلکہ ان قواعد و ضوابط کی پابندی خود اس طرح کریں۔ کہ حکومت کا نظام زیادہ سے زیادہ کارآمد بن جائے۔

بعض اعلےٰ افسر اپنے رشتہ داروں یا دوستوں کے رشتہ داروں کو اپنے رسوخ سے ایسے کاموں پر لگوا دیتے ہیں۔ جس کے انجام دینے کے وہ اہل نہیں ہوتے اس سے ان کی غرض تو صرف اتنی ہوتی ہے۔ کہ ان کا ایک آدمی روزگار حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن کام کی انجام دہی میں سخت دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو کام ایک ماہر ہی کر سکتا ہے۔ اس کو ایک اس قسم کا آدمی نہیں کر سکتا۔ اس لئے محکمہ کے ذمہ دار افسر عجیب کشمکش و پیچ میں پڑ جاتا ہے۔ اگر اسکو رکھے تو کام نہیں ہوتا۔ اور اگر اس کے متعلق شکایت کرے۔ تو اعلےٰ افسر کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ اس طرح کام خراب ہو جاتا ہے۔ بعض بعض نئے افسر کام کی ناواقفیت کی وجہ سے تقسیم کار کے حدود سے بھی ناواقف ہوتے ہیں۔ بعض اوقات تو وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ کہ ان کے ماتحتوں میں سے کس کی کونسی ذمہ داری ہے۔ کسی کارکن پر اسی کام کی ذمہ داری عائد ہو سکتی ہے۔ جس کے کرنے کا اس کو اختیار ہو۔ اور اس اختیار کو استعمال کرنے کے ذرائع اور وسائل اس کو مہیا ہوں۔ حکومت کے الگ الگ محکمے اسی لئے بنائے جاتے ہیں کہ ہر محکمہ اپنے اپنے متعلق کام کو سرانجام دے۔ اگر کوئی افسر تقسیم کار کے حدود کو شناخت نہیں کرتا۔ اور انجینیر سے ڈاکٹر کا کام اور ڈاکٹر سے انجینیر کا کام لینا چاہے۔ تو یقیناً کوئی کام بھی خوش اسلوبی سے سرانجام نہیں پا سکے گا۔ خوش اسلوبی سے کیا اس قسم کی گڑبڑ کی موجودگی میں تو کوئی کام سرے سے سرانجام ہی نہیں پا سکتا۔ تقسیم کار دفتری طرز حکومت کی ایک بہت بڑی خوبی ہے۔ جو اس طرح ضائع ہو جاتی ہے

الغرض دفتری حکومت بذات خود بُری چیز نہیں ہے۔ جب انگلستان میں وہ کامیاب ہے۔ تو یقیناً یہاں بھی کامیاب ہو سکتی ہے۔ صرف ذہنیت کی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ پہلے انگریزوں کے ماتحت ذاتی انتفاع کا خیال کسی حد تک جائز بھی تھا۔ تو اب جبکہ حکومت ہماری اپنی حکومت ہے۔ ہم کو اپنے فائدے سے بھی زیادہ ملک و قوم کے اجتماعی فائدہ کا خیال ہونا چاہیئے۔ اور نہایت خلوص دلی سے کام کرنا چاہیئے اور کسی ذاتی غرض کے لئے عدل و انصاف کا رشتہ ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔

ایک ترقی پسند مسلمان کے پمفلٹ پر ایک غیر مسلم کا تبصرہ

مسٹر احمد عباس نے ایک پمفلٹ بنام "کشمیر آزادی کے لئے لڑ رہا ہے" شائع کیا ہے۔ اس پمفلٹ پر السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا" کی اشاعت ۱۵ فروری میں صفحہ ۴۱ پر آزادانہ تبصرہ کیا گیا ہے۔ جس میں فاضل تبصرہ نگار رقمطراز ہے۔

"پمفلٹ پر اگر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے۔ تو وہ یہ ہے کہ مصنف بعض دفعہ منصفانہ رائے کے خلاف جذبات کی رَو میں بہہ جاتا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ موجودہ کشمکش کے سوال پر مایوسیاں ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہم کہ ہندوستان کے بعض قومی عناصر شیخ عبداللہ پر اعتبار نہیں کرتے۔ جو کہتے ہیں آخر وہ مسلمان ہی ہے۔ اس کی کیا ضمانت ہے کہ وہ پاکستان سے نہ مل جائے گا۔ میں نے یہ ابلہانہ اور بہتان آمیز دلیل کافی بااثر حلقوں میں سنی ہے"

اب کسی کو شیخ عبداللہ کے پختگی اعتقادات میں شبہ نہیں لیکن کشمیر کا مستقبل شیخ عبداللہ کی ذاتی ہمدردیوں پر مبنی نہیں۔ بلکہ اس کا فیصلہ استصواب رائے پر ہے اور جس میں سے طاقت اور فریب کے ان عناصر کو حذف کرنا بہت مشکل ہے۔ جو مسٹر عباس احمد کے نزدیک بھی موجودہ حملہ کی تجویز اور تنظیم کا باعث ہوئے ہیں پھر کشمیر کی کثیر آبادی مسلم ہے۔ اور شیخ عبداللہ کا خواہ کتنا ہی لوگوں پر قابو کیوں نہ مان لیا جائے۔ اس بات کا یقین نہیں کیا جا سکتا۔ کہ کشمیری اپنے مفاد کے متعلق اس سے مختلف نظریہ نہ رکھتے ہوں۔ اور پاکستان کے حق میں ووٹ نہ دیں۔

ملحقہ صوبہ سرحد کی مثال کے پیش نظر جو ایک خاصی مدت تک کانگرس کا مضبوط قلعہ بنا رہا ہے۔ کشمیری عوام حق بجانب ہوں گے۔ اگر وہ خالی خولی امیدوں پر صبر کرنے پر رضامند نہ ہوں۔

ہندوستان کے وہ لوگ جو اپنی حکومت کی کشمیر پالیسی ناز اندازی پر معترض ہیں۔ ان کے وجوہات حسب ذیل ہیں۔ اول یہ کہ ایک ٹھوس مسلم آبادی کا جو پاکستان سے اتنے قرب میں واقع ہو دائمی الحاق کا انجام یقیناً ناکامی پر ہوگا۔ دوم کشمیر اپنی سہل گزار سرحد کی وجہ سے ہندوستان کے مالیہ پر ایک ناقابل برداشت بوجھ ثابت ہوگا۔ ایسی مسلم اکثریت کی ریاست کو ہندوستانی یونین کا حصہ بنا کر قبضہ میں لئے رکھنا۔ جس کے جنوب میں پاکستان اور مغرب میں تیس لاکھ قبائلی آباد ہوں۔ بالیقین نہایت خطرناک پیچیدگیوں میں پھنس جانے کے مترادف ہے۔

ممکن ہے مستقبل ان اندیشوں کو غلط ثابت کرے لیکن یہ اندیشے نہ تو ابلہانہ ہیں اور نہ بہتان آمیز۔

مسٹر عباس احمد معاملہ کے اس پہلو پر فرماتے ہیں۔

"اگر ہم نے کشمیر کو کھو دیا تو محض زمین کے ایک قطعہ سے زیادہ کھوئیں گے۔ ہم ایک اصول کو کھوئیں گے متحدہ قومیت کا اصول . . . . مسلم اکثریت والے کشمیر کا انڈین یونین سے آزادانہ اور رضامندانہ الحاق پاکستانیوں اور مسلم رجعت پسندوں کو شکست دے گا اور ترقی پسند مسلموں کا اعتماد علی النفس واپس لے آئیگا" مسٹر عباس کو ایسا لہجہ میں گفتگو کرنے کی کیوں ضرورت تھی۔ فن ریاست میں ذاتی مفاد سے بڑا کوئی اصول نہیں ہے۔ باقی رہے پاکستانیوں اور مسلم رجعت پسندوں کا اپنے ہم مذہبوں میں رسوخ تو ان کا رسوخ اس حقیقت سے ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ وہ دنیا میں سب سے بڑی اسلامی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان کے خلاف ترقی پسند مسلموں کا رسوخ ناقابل اعتنا ہے"

(السٹریٹڈ ویکلی ۱۵ فروری ۱۹۴۸ء)

ہمیں اس سوال پر مزید لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے ایک غیر جانبدار صاحب الرائے جو انڈین یونین کا خیرخواہ بھی ہے۔ انڈین یونین کی اس مہم کے متعلق کیا رائے رکھتا ہے۔

علیحدہ انجمن بنانے کی اجازت نہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک خط کا جواب

مشرقی افریقہ سے ایک صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھا کہ جماعت کے بعض عہدہ داروں سے شکایات کی بناء پر نظام جماعت کو مضبوط کرنے کے لئے جماعت سے ایک علیحدہ انجمن بنائی گئی ہے۔ جس کے ممبروں نے اپنے مقدس مرکز کے حصول کے لئے اپنی کوششوں کو ہمیشہ جاری رکھنے کی حلف اٹھائی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس خط کے جواب میں تحریر فرمایا:- "آپ ہزار قسمیں کھائیں ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ آپ جماعت میں چاہتے ہیں تو رہیں چاہتے ہیں تو نکل جائیں۔ یہ آپکا اختیار ہے۔ مگر اس انجمن کی اجازت نہیں ملیگی"۔

شمسی ہجری سنہ کا فوری اجراء!

اراکین سلطنت پاکستان کی توجہ کیلئے

از جناب مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ

اسلام دین فطرت ہے اور اسلامی شریعت کامل شریعت اور انسانوں کی تمام ضروریات کے لئے قوانین پر مشتمل ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے جو عبادتیں مقرر فرمائی ہیں۔ ان میں سے بعض کا تعلق بلحاظ تعیین اوقات نظام قمری کے ساتھ ہے۔ جیسا کہ رمضان یا حج کا وقت ہے اور بعض عبادتوں کا تعلق بلحاظ تعیین اوقات شمسی نظام کے ساتھ ہے جیسا کہ نمازوں کے اوقات یا صوم کے آغاز و افطار کے اوقات ہیں۔ اسلام کے اس پر حکمت طریق میں جہاں اور بہت سی مصلحتیں ہیں۔ ایک بڑی مصلحت یہ بھی ہے کہ مسلمان قمری اور شمسی اوقات سے وابستہ ہو کر کائنات عالم پر حاوی ہو جائیں اور اپنے دنیوی معاملات میں موقعہ اور ضرورت کے مطابق نظام قمری یا نظام شمسی سے استفادہ کر سکیں۔

مسلمانوں کے مروجہ سن کی ابتدا رسید الانبیاء حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرتِ مدینہ منورہ سے ہوئی ہے اور موجودہ سنہ ۱۳۶۷ ہجری قمری ہے۔ عہد فاروقی میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کا باقاعدہ تعین کیا اور یہ اب تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ قمری سال اور شمسی سال میں قریباً دس دنوں کا فرق ہے اسی لئے جہاں شمسی سال میں موسموں کا تغیر و تبدل نہیں ہوتا گرمی کے مہینے ہمیشہ گرمی میں آتے ہیں اور سردی کے مہینے ہمیشہ سردی میں آتے ہیں وہاں قمری مہینے بدلتے رہتے ہیں۔ کبھی رمضان کے روزے گرمی میں آتے ہیں۔ اور کبھی سردی میں اور چھتیس سال کے دورہ میں پورے سال کا فرق پڑ جاتا ہے۔ یہ فرق بہت سے فوائد پر مشتمل ہے اور اپنے اندر عمیق حکمتیں رکھتا ہے

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ھو الذی جعل الشمس ضیاءً والقمر نوراً وقدرہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب، ما خلق اللہ ذالک الا بالحق یفصل الآیات لقوم یعلمون۔

(سورہ یونس ع ۱)

کہ اللہ تعالےٰ نے سورج کو تیز روشنی کا سرچشمہ بنایا اور چاند کو نور کا ذریعہ مقرر فرمایا اور اس کے لئے منازل مقرر فرمائیں۔ یہ ہر دو نظام اس لئے مقرر کئے گئے کہ آپ لوگ سالوں کی گنتی جانیں اور حساب مقرر کر سکیں۔ یہ سلسلۂ تخلیق عبث نہیں بلکہ حق و حکمت پر مبنی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اہل علم لوگوں کے لئے اپنے نشانات تفصیل سے اور کھول کر بیان فرماتا ہے

اس آیت کریمہ سے ثابت ہے۔ کہ سالوں کے شمار اور اوقات کے حساب کے لئے اللہ تعالےٰ نے سورج اور چاند کے نظام کو مقرر فرمایا ہے اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ اللہ تعالےٰ کے اس حق و حکمت پر مبنی نظام سے استفادہ کریں اور اس کے کسی حصہ کو عبث اور بے سود قرار نہ دیں اس ارشاد باری تعالےٰ کی روشنی میں مسلمان دینی معاملات کے علاوہ دنیوی کاروبار میں حسب ضرورت قمری سنہ کے ساتھ شمسی سن بھی جاری کر سکتے ہیں۔ قمری سن پر حصر کرنا کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ کی شریعت میں جب قمری اوقات کے علاوہ شمسی اوقات کو بھی عبادتوں میں ملحوظ رکھا گیا ہے تو دنیوی نظام کو چلانے میں شمسی اوقات سے استفادہ کیونکر ناجائز قرار دیا جا سکتا ہے۔

ہجرتِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اسلامی سال کا سنگ بنیاد ہے۔ اس لئے جس طرح قمری سن کا آغاز ہوا ہے ضروری ہے کہ اسی سے مسلمانوں کے شمسی سن کا بھی آغاز ہو۔ قمری سن کے بیشمار فوائد کے باوجود بعض امور بھی ہیں جن کے لئے شمسی سن کا اجراء نہایت ضروری ہے اسلامی سلطنت کے عہد میں قرون وسطیٰ میں بھی اسے محسوس کیا گیا تھا اور اس کی ایک گونہ بنیاد رکھ دی گئی تھی مگر وہ سنہ مروج نہ ہو سکا۔ ترکوں کے زمانہ اقتدار میں عربی ممالک میں قمری سنہ کے ساتھ ساتھ ایک شمسی سن بھی چلتا رہا اور اب بھی مستعمل ہے۔ مگر اس کا تعلق ہجرت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم یا حضور علیہ الصلوٰۃ کے واقعات زندگی سے نہیں ہے اور مہینوں کے نام قدامت پر مبنی ہیں۔ جنہیں ازمنہ ماضیہ کی یادگار قرار دیا جا سکتا ہے۔ مگر اسلامی روح پر مشتمل نہیں گردانا جا سکتا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ مسلمان بالخصوص سلطنت پاکستان کا ہجری شمسی سنہ بھی ہو شمسی سال کے مہینے مقررہ موسموں پر آتے ہیں فصلوں کے پکنے کا وقت مقرر ہے۔ جو نظام شمسی سے وابستہ ہے اس لئے عشر اور لگان وغیرہ کی وصولی کے لئے شمسی سال کا تقرر ہی موزوں ہے۔ معاملات کی اور بھی بیسیوں شقیں ہیں جن کے لئے شمسی سنہ ازبس ضروری ہے سلطنت پاکستان میں ہنوز عیسوی سنہ جاری ہے۔ غیر ممالک سے معاملات کے لئے اس کے جاری رہنے میں ہرج نہیں۔ مگر اسلامی سلطنت کا اپنا سنہ ہونا بھی اشد ضروری ہے قمری سنہ موجود ہے اور موجود رہے گا۔ مگر جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس کے ساتھ ایک شمسی سنہ بھی جاری ہونا چاہیئے تا ان معاملات میں دقت پیدا نہ ہو جو شمسی سال سے وابستہ ہوتے ہیں۔ پس میں اس مقالہ کے ذریعہ اراکین سلطنت پاکستان کی توجہ اس اہم ضرورت کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ ہماری سلطنت میں یہ شمسی سنہ بھی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے شروع کیا جاوے حساب کی رو سے آج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہجرت مدینہ پر سنہ ۱۳۲۷ھ برس گذر رہے ہیں اسلامی شمسی سال کے مہینوں کے نام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے اہم واقعات پر مشتمل ہونے چاہئیں۔ ایسا ایک شمسی سنہ جماعت احمدیہ میں رائج ہے۔ مگر ضرورت ہے کہ تمام مسلمان بلکہ سلطنت پاکستان ایسے شمسی سنہ کو اپنائے اور اس کے رواج کے لئے قانون مقرر کر دے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اولین مسلمانوں نے اپنے قمری سنہ کا آغاز ایک آزاد سلطنت میں کیا تھا۔ جس سے قبل فخر اولین و آخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دشمنوں کے مظالم سے تنگ آ کر ہجرت کرنی پڑی تھی اور اب مسلمانوں کے اپنے شمسی سنہ کی تحریک بھی اسوقت ہو رہی ہے۔ جب کہ مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک آزاد سلطنت نصیب ہوئی ہے۔ مگر اس سلطنت کا آغاز مشرقی پنجاب کے لاکھوں فرزندان توحید اور نام لیوایان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مظلومانہ ہجرت سے ہو رہا ہے۔

بہر حال یہ ایک اہم ضرورت ہے جس کی طرف سلطنت پاکستان کو توجہ کرنی چاہیئے۔

قادیان میں جن دوستوں کے ہتھیار چھینے گئے تھے

وہ بواپسی اطلاع دیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے آف قادیان حال رتن باغ لاہور

گذشتہ فسادات کے ایام میں کئی دوستوں کے لائسنس والے ہتھیار پولیس یا ملٹری نے قادیان میں یا قادیان سے باہر آتے ہوئے چھین لئے تھے۔ ایسے ہتھیاروں کی ایک اجمالی فہرست حکومت کو بھجوائی جا چکی ہے۔ مگر اب حکومت مغربی پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ ایسے تمام ہتھیاروں کے تفصیلی کوائف تیار کر کے پیش کئے جائیں۔ تاکہ ان کی واپسی کا انتظام کیا جا سکے۔ سو جن جن احمدی دوستوں کے لائسنس والے ہتھیار قادیان میں چھینے گئے ہوں (خواہ باقاعدہ مطالبہ کر کے یا گھروں کی تلاشی کے وقت اور یا قادیان سے باہر آتے ہوئے) وہ سب اپنے اپنے ہتھیاروں کے متعلق ذیل کے نقشہ کے مطابق تفصیلات مہیا کر کے ممنون کریں۔

اوّل:- ہتھیار کی قسم۔ یعنی شاٹ گن یا رائفل یا ریوالور یا پستول یا ہوائی بندوق وغیرہ

دوم:- ہتھیار کی بور۔ یعنی شاٹ گن کی صورت میں بارہ بور ہے یا کوئی اور بور۔ اور رائفل اور ریوالور وغیرہ کی صورت میں کیا بور ہے

سوئم:- ہتھیار کا نمبر۔ جو ہر ہتھیار پر الگ الگ درج ہوتا ہے

چہارم:- لائسنس کا نمبر اور تاریخ اور ضلع جہاں سے جاری ہوا

پنجم:- کس تاریخ کو اور کن حالات میں ہتھیار چھینا گیا۔ اور کس افسر نے چھینا

ششم:- اگر چھیننے والے افسر نے کوئی رسید دی ہو۔ تو وہ بھی شامل کی جائے

ہفتم:- اگر کوئی کارتوس چھینے گئے ہوں تو وہ بھی نوٹ کر دیں۔

ایسے کوائف بہت جلد ناظر صاحب امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور کی خدمت میں بھجوا دیئے جائیں تاکید ہے۔

نظارت بیت المال کو فوری ضرورت

نظارت بیت المال کو فوری طور پر ایسے احباب کی خدمات کی ضرورت ہے۔ جو اپنے ہی شہر اور گاؤں میں رہتے ہوئے روزانہ ایک گھنٹہ بیت المال سے متعلق آنریری طور پر کام کریں۔ ایسے احباب نظارت بیت المال سے خط و کتابت فرمائیں تاکہ ان کے مناسب حال کام انہیں دیا جا سکے۔ وہ احباب جو پہلے ہی اپنی جماعتوں میں سلسلہ سے متعلق کوئی خدمت سرانجام دے رہے ہیں اس وقت مخاطب نہیں۔

(نائب ناظر بیت المال)

ضرورت

ایک دوست جو خزانچی کے کام کا تجربہ رکھتے ہیں۔ آج کل بیکار ہیں۔ اگر کسی احمدی مالک کارخانہ یا دکاندار کو اپنے کارخانہ یا دکان کے لئے خزانچی کی ضرورت ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کر کے فیصلہ کر لیں۔ عبدالحمید خاں احمدی معرفت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب جودھامل بلڈنگ لاہور

سلسلہ احمدیہ کا محکمۂ قضاء

احباب کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کا محکمۂ قضاء اب لاہور میں باقاعدہ کام کر رہا ہے۔ اس لئے متعلقہ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہیئے۔ ناظم محکمۂ قضاء سلسلہ احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نہایت اہم ہدایات

دربارہ انتخاب نمائندگان مجلس شوریٰ

ذیل میں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر برموقع مجلس مشاورت ۱۳۱۹ ہش کا وہ حصہ جماعتوں کی آگاہی اور یاد دہانی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ جو انتخاب نمائندگان مجلس شوریٰ کے متعلق نہایت اہم ہدایات پر مشتمل ہے۔ تا جماعتیں اپنے نمائندگان کے انتخاب کے وقت ان ہدایات کی روشنی میں انتخاب کریں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اے عزیزو! جو مختلف جہات اور اطراف سے اس مجلس شوریٰ میں شامل ہونے کے لئے جمع ہوئے ہو۔ ہماری ذمہ داریاں اور ہمارے فرائض ایسے نازک ہیں۔ کہ ان کا خیال کرکے بھی دل کانپ جاتا ہے وہ نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کا کام جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد فرمایا تھا۔ اب وہ ان کے ہاتھوں سے منتقل ہو کر ہمارے سپرد کیا گیا ہے اور ہم میں سے ہر ایک الا ماشاء اللہ وہ شخص ہے جو اس بات کو جانتا ہے اور سمجھتا ہے اور تسلیم کرتا ہے کہ ہم اس کام کے اہل نہیں ہیں۔ بلکہ اس کام سے واقف بھی نہیں جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ہمارے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ ہم ایک ایسی عمارت تیار کریں۔ جو دنیوی عمارتوں کے مقابلہ میں روحانی صنعت میں ایسا ہی مرتبہ رکھتی ہو۔ جیسے دنیوی عمارتوں میں مثلاً تاج محل۔ مگر ہم تو جھونپڑے بنانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ مزدوروں کے چھپر بنانے کی بھی ہم میں طاقت نہیں۔ کجا یہ کہ ہم وہ عظیم الشان عمارت تیار کریں۔ جسے دیکھ کر اگلے اور پچھلے لوگ حیران رہ جائیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ خود ہی یہ کام ہماری طرف سے کر دے۔ جیسے پرانے قصوں میں بیان کیا جاتا تھا کہ جنات لوگوں کے مکان بنا جایا کرتے تھے۔ ہماری امیدیں بھی اپنے رب پر ایسی ہی ہیں۔ وہ فرضی جن تو لوگوں کے کیا مکانات بناتے تھے۔ البتہ ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہم پر یہ رحم کرے کہ جب ہم سو رہے ہوں تو اپنے فضل سے وہ روحانی عمارت دنیا میں خود بخود کھڑی کر دے اور جب ہم جاگیں۔ یہ دیکھ کر اسی کے حضور سجدات شکر بجا لائیں کہ خدا نے ہم پر رحم کرکے وہ کام خود بخود کر دیا ہے۔ جس کا بجا لانا ہمیں اپنے لئے بالکل ناممکن نظر آتا تھا اور جس کا کرنا ہمیں سخت مشکل دکھائی دیتا تھا۔ مگر جہاں ایک حصہ اس کام کا ایسا ہے۔ جو دعاؤں اور عاجزی اور زاری سے خدا تعالیٰ سے کروایا جا سکتا ہے۔ وہاں ایک حصہ کام کا ایسا بھی ہے۔ جو ہمارے ذمہ ہے اور جس کی طرف اگر ہم نگاہ نہ رکھیں گے اور اگر ہم اپنے اس حق کو پورا کرنے کی کوشش نہ کریں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کے اس فضل کے کبھی مستحق نہیں ہو سکتے۔ جس کی ہم امید لگائے بیٹھے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے کام کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض جماعتیں ایسی ہیں جو مجلس شوریٰ میں اپنے نمائندے اہل چن کر نہیں بھجواتیں۔ چنانچہ میں نے اس سال کے نمائندگان کی جو لسٹیں دیکھی ہیں۔ ان میں بعض منافق بھی مجھے نظر آئے ہیں۔ بعض نہایت کمزور ایمان والے مجھے دکھائی دیئے ہیں۔ بعض بڑ بولے اور معترض بھی میں نے دیکھے ہیں۔ اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں۔ جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے نمائندگان کا صحیح انتخاب کریں۔ تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت ان سے سرزد نہ ہو۔ مگر افسوس ہے کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں کہ کون نمائندگی کا اہل ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں کہ کون فارغ ہے جسے قادیان بھیجا جا سکتا ہے۔ اور جب نمائندگی کا سوال ہو تو وہ پوچھ لیتی ہیں کہ کیا کوئی فارغ ہے۔ اس پر جو بھی کہہ دے کہ میں فارغ ہوں اسے بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا کہ اس شوریٰ کی ذمہ داریاں کتنی وسیع ہیں اور کیسے اہم فرائض ہیں جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑ بولا اور معترض تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا۔ انہوں نے ان کو نمائندہ بنا کر قادیان بھیج دیا۔ حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے۔ اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ایسے شخص کے متعلق یہ فرمایا کرتے تھے کہ اسے وہ عہدہ نہیں دیا جائے گا۔ پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے یہ پیغام پہنچاتا ہوں جو کام خدا کا ہو۔ وہ تو بہر حال اسے پورا کرے گا مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ اگر ہم اس کام کو دیانتداری کے ساتھ سرانجام نہیں دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور نمائندگی کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ میرا یہ خیال ہے کہ جماعت نے ابھی تک مجلس شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ انہوں نے صرف اس کو ایک مجلس سمجھ لیا ہے۔ جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا تو ان کی سبکی ہو گی۔ اس لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے بے نمازیوں کو بھی چن لیا ہے۔ بلکہ ان لوگوں کو بھی چن لیا ہے۔ جن کا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراض کرتے رہنا ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ بڑ بولے تھے یا صرف اس لئے کہ وہ معترض تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ دولت مند تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے کہ انہیں آگے آنے کا موقع ملے۔ حالانکہ اس مجلس شوریٰ کے سپرد ایک ایسا کام ہے۔ جس کی اہمیت اور نزاکت ایسی عظیم الشان ہے کہ اس کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور وہ یہ کہ اس مجلس کے سپرد ایک کام یہ بھی ہے کہ اگر کسی خلیفہ کی ناگہانی موت ہو جائے تو یہ مجلس اس کی وفات پر جمع ہو اور نئے خلیفہ کا انتخاب کرے۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی منافقین شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی کمزور ایمان والے لوگ شامل ہوں اگر اس جماعت کے اندر بھی بڑ بولے اور معترض شامل ہوں جن کے دل اللہ تعالیٰ کی خشیت سے بالکل خالی ہوں۔ تو نتیجہ یہ ہو گا کہ اس مجلس میں بھی پارٹی بازی شروع ہو جائے گی۔ اور کوئی کسی کی طرف جھک جائیگا اور کوئی کسی کی طرف۔ اور لڑائی جھگڑا اور فساد شروع ہو جائے گا۔ جیسے بعض ناقص العقل اور کمزور جماعتوں میں پریذیڈنٹ وغیرہ کے انتخاب کے موقع پر اس قسم کے جھگڑے ہو جایا کرتے ہیں اور جماعت کا ایک حصہ کسی کے متعلق پروپیگنڈا کرتا رہتا ہے اور دوسرا حصہ کسی کے متعلق۔ اور انتخاب کے موقعہ پر بجائے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنے کے ہر پارٹی یہ چاہتی ہے کہ جس کا اس نے انتخاب کیا ہے۔ وہی پریذیڈنٹ ہو اگر اس قسم کے جھگڑے اور اس قسم کی پارٹی بازی مجلس شوریٰ میں بھی شروع ہو گئی۔ تو اس وقت خلافت خلافت نہیں رہے گی۔ بلکہ ایک ادنیٰ دنیوی انتظام ہو گا جو نہ دین کے لئے مفید ہو گا اور نہ دنیا کے لئے۔ اس مجلس میں تو ان لوگوں کو شامل ہونے کے لئے بھیجنا چاہیئے۔ جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو کہ وہ سلسلہ کے فائدہ کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات بھی سننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ ادھر ادھر کی باتیں سنیں اور سلسلہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر رہنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے۔

پس یہ ایک خطرناک غفلت ہے جو اس دفعہ جماعت نے کی۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی۔ بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو الگ شائع کر دیں اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقعوں پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں۔ تاکہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کرکے بھیجا کریں۔ جو تقویٰ اور دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں یہ نادانی کا خیال ہے جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے۔ اس لئے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے یا فلاں چونکہ بولنا زیادہ ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جائز ہو تو پھر تو کوئی ہندو بھی ہمیں نمائندہ بنا لینا چاہیئے اسی طرح اگر کوئی عیسائی مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو۔ تو اسے بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے

حقیقت یہ ہے کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی یہ باتیں محض سطحی ہیں اور دوسرا درجہ رکھتی ہوں اگر یہ نہ ہوں تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکر رضؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوتا تھا۔ اسی طرح حضرت عمر رضؓ و عثمان رضؓ و علی رضؓ کے زمانہ میں بجٹ بنتا ہی نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا تو اس وقت بجٹ بننے لگا۔ لیکن فرض کرو کہ کسی وقت ہم ضرورتاً اس مجلس کو اڑا دیں تو سلسلہ کو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ پس بجٹ پر بحث ایک سطحی کام ہے اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کیا کریں۔ جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں۔ یا بڑ بولے اور معترض ہوں اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقویٰ کو مد نظر نہ رکھا کریں تو یہ ایسی ہی بات ہو گی جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے اگر روح نہیں ہو گی۔ تو مردہ کی لاش کو کسی نے کیا کرنا ہے۔ خواہ اسکا چہرہ کتنا ہی چمکتا ہو۔ ہمیں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہمیں ایسے متقی اور نیک لوگ ملیں جو دنیوی علوم سے بھی آگاہ ہوں اور حسابی معاملات میں بھی دسترس رکھتے ہوں۔ یا اچھے لسان اور لیکچرار ہوں۔ تو یہ بڑی اچھی بات ہے میں یہ نہیں کہتا کہ ضرور ایسے ہی نمازی کو چنو جو حساب نہ جانتا ہو۔ یا ایسے ہی نیک شخص کا انتخاب کرو۔ جو بولنا نہ جانتا ہو اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں۔ تو اسی کا انتخاب کرنا زیادہ موزوں ہو گا۔ لیکن اگر کسی میں نیکی اور اتقا نہیں۔ بلکہ وہ محض دنیوی علوم کا ماہر ہے تو تم اس کی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو۔ جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو۔ جو بڑ بولا نہ ہو جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو۔ اور باایں ہمہ بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی بھی اہلیت رکھتا ہو۔ مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم و فنون کو مد نظر رکھا جائے اور یہ نہ دیکھا جائے

کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور محبت بھی رکھتا ہے یا نہیں ایک فضول بات ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور مستعفر کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہنچا دیں اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں کہ مجلس شوریٰ کے نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں۔ کہ جن کے اندر تقویٰ و طہارت ہو۔ جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں۔ نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں معاملات کے اچھے نہ ہوں۔ بلاوجہ ناجائز افترا اور اعتراض کرنے والے ہوں۔ یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں۔ ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے۔ چاہے وہ کروڑوں روپیہ کے مالک ہوں۔ اور چاہے وہ باتیں کرکے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں۔ ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں۔ جن کے اندر دین اور تقویٰ ہے۔ خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابلہ پر وہ لوگ جن میں دین اور تقویٰ نہیں۔ خواہ وہ کتنے ہی لسان اور لیکچرار ہوں۔ اور خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں۔ ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں۔ وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے۔"

اعلان مقاطعہ

چودہری نفیض احمد صاحب گجراتی (جو صیغہ زود نویسی میں کام کرتے تھے) نے اپنی موجودہ ملازمت سے اس وجہ سے استعفیٰ دے دیا۔ کہ موجودہ تنخواہ میں گزارہ نہیں ہو سکتا۔ جس پر ان کو یقین دلایا گیا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ لاہور الاؤنس دیا جانا منظور کر رہی ہے۔ امید ہے کہ آپ کی تکلیف رفع ہو جائے گی۔ نیز آپ کی تنخواہ کے اضافہ کے لئے معاملہ صدر انجمن احمدیہ میں پیش کر دیا ہے۔ آپ فیصلہ کا انتظار کریں۔ لیکن وہ پندرہ یوم کا نوٹس دے کر اور یہ میعاد ختم کرنے کے باوجود روکنے اور سمجھانے کے لاہور سے چلے گئے۔ اور جماعتی رنگ میں سلسلہ کا جو کام ان کے سپرد تھا۔ اس کا بھی خیال نہ کرتے ہوئے جماعت کو حضور کے خطبات سے محروم رکھنے کا پروگرام بنایا۔ اس کے علاوہ ان کی قادیان جانے کی باری تھی۔ اس سے بھی انہوں نے دریغ کیا ہے۔ اس لئے ان کے مقاطعہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ کسی دوست کو ان سے سلام و کلام کی اجازت نہیں ہے۔

ناظر امور عامہ لاہور

خوشخبری

ہم ہر ایک احمدی دوست آڑھتی و تاجر کو مطلع کرتے ہیں۔ کہ ہم نے عرصہ ۲ ماہ سے گندم منڈی سیالکوٹ میں آڑھت کی دوکان کھولی ہوئی ہے۔ اس لئے میں ہر ایک احمدی دوست کو مطلع کرتا ہوں کہ ہمارے ساتھ خرید و فروخت کریں۔ تاکہ ہم اتھی تجارت میں کامیاب ہو سکیں۔ ہم انشاء اللہ آپ کو ہر طرح سے خرید و فروخت میں سہولت بہم پہنچائیں گے۔

چوہدری ضیاء اللہ عبدالغنی آڑھتی گندم منڈی شہر سیالکوٹ

ضرورت

ہم کو ایک تجارتی فرم میں کام کرنے کے لئے انگریزی خواندہ کی ضرورت ہے۔ جو کہ انگریزی میں بہت اچھی طرح خط و کتابت کر سکتا ہو۔ اور اکاؤنٹ کا کام یعنی حساب کتاب کا کام جانتا ہو۔ اور نوجوان یا درمیانی عمر کا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ اگر پہلے کسی فرم میں کام کیا ہو تو اس کو ترجیح دی جائے گی۔ اور حیدر آباد سندھ میں رہائش ہوگی۔ ضرورت مند اصحاب اپنی درخواست معرفت شیخ عظیم الدین سوداگر چرم پھلیلی حیدر آباد سندھ بتصدیق مقامی امیر جماعت یا پریذیڈنٹ بھجوا دیں۔

شیخ عظیم الدین سوداگر چرم پھلیلی حیدر آباد سندھ

ضروری اطلاع

(۱) احباب سے تاکیداً گزارش ہے کہ قیمت اخبار یا اجرت اشتہارات و اعلانات وغیرہ کی رقوم دفتر کو ادا کرتے ہوئے باضابطہ دفتری رسید ضرور حاصل کیا کریں۔ ورنہ دفتر کسی رقم کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ بعض احباب دفتر سے باہر کسی کارکن کو عند الملاقات دفتر کے حساب میں کوئی رقم دینا چاہتے ہیں۔ جو بسا اوقات بھول جاتی ہے۔ اور ایسی رقم حساب کتاب میں نہیں آسکتی۔ جو وہ اپنی ذمہ داری پر کرتے ہیں۔ ہر قسم کی رقم دفتر میں ہی کسی ذمہ دار کارکن کو دفتر رسید لیکر دینی چاہیئے۔

۲۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنی خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اس کے بغیر تعمیل مشکل ہوگی۔

مینیجر الفضل لاہور

خیریت مطلوب ہے

میرے والد عمر الدین صاحب قوم ارائیں اور بڑے بھائی نذیر احمد بشیر احمد۔ محمد شریف صاحبان ساکنان ڈیریوالہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور جہاں کہیں بھی ہوں اپنی خیریت سے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

رحمت نبی دھوبی منڈی متصل خانقاہ جولن شاہ پرانی انارکلی لاہور

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مصلح الدین بنگالی لاہور

گرفتار شدہ طلبا رہا کر دئے گئے

اورنگ آباد ۱۵ فروری۔ ضلع ناندیڑ کے پانچ طلبہ کو جنہیں ہندوستانی نعرے لگانے کے جرم میں ۱۸-۱۸ ماہ کی قید اور پانچ پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی تھی۔ اورنگ آباد کے ایڈیشنل سیشن جج نے رہا کر دیا ہے۔ یہ طلبہ "حیدرآباد انڈین یونین کے ساتھ شامل ہو"۔ "حیدرآباد آزاد نہیں رہ سکتا۔" "جواہر لال کی جے" کے نعرے لگا رہے تھے۔ سیشن جج نے فیصلہ دیتے ہوئے کہا۔ کہ جس دفعہ کے ماتحت ان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ وہ ان پر چسپاں نہیں ہو سکتی (اب

عراق کیلئے آسٹریلیا کی گندم

لندن (بحری تار) آسٹریلیا سے گندم کا جو جہاز انگلستان جانے والا تھا۔ اُسے برطانوی حکومت کے حکم سے اب بصرہ (عراق) بھیج دیا گیا ہے گندم کا یہ جہاز عراق میں فروری کے اختتام سے پہلے پہنچ جائے گا۔ دوسری صورت میں عراق کو ایک ماہ بعد گندم ملسکتی تھی۔ عراق میں اناج کی کمی سے اس امر کا اندیشہ ہو سکتا تھا۔ کہ حالیہ اینگلو عراقی معاہدے کے خلاف عراق میں جو احتجاج ہو رہا ہے وہ مزید تیز ہو جاتا۔ لندنی حلقوں کا یہ خیال ہے۔ کہ بغداد میں اس معاہدے کی خلاف ورزی صالح جبر کو اس کے موجودہ عہدے سے ہٹانے کے لئے کی جا رہی ہے۔ عراق کی نئی حکومت نے اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ اس کا اولین کام ملک میں امن و امان قائم رکھنا ہے۔ لندنی حلقوں کا یہ بھی خیال ہے۔ کہ بہت تھوڑی مدت کے بعد جب حالات معمول پر آ جائینگے تو عراق کے لوگوں کی نئے معاہدہ سے متعلق بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جائینگی۔ (اب اس)

ایک منٹ میں ایک مکان

لندن (بحری تار) دسمبر ۱۹۴۷ء میں برطانیہ میں سترہ ہزار آٹھ سو رہائشی مکان بنائے گئے۔ اسی اثنا میں ساڑھے تین ہزار عارضی مکان بھی تیار کئے گئے۔ اپریل ۱۹۴۵ء میں برطانیہ میں مکانات تعمیر کرنے کی جو مہم جاری کی گئی تھی۔ اس کی وجہ سے اس وقت تین لاکھ ۳۷ ہزار ۸ سو نئے مکانات تعمیر کئے جا چکے ہیں۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد اتنا کام سات برس میں ہوا تھا۔ گزشتہ سال مکانات کی تعمیر کے ضمن میں جو کام ہوا اُس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک منٹ میں دو خاندانوں کے رہنے کے لئے ایک مکان تیار ہوتا رہا ہے جنگ کے ختم ہو جانے کے بعد سے ۸ لاکھ ۴۶ ہزار خاندانوں کو نئے مکانوں میں بسایا جا چکا ہے (اب اس)

مدراس میں غذائی صورت حالات

بنگلور ۱۵ فروری۔ جنوبی ہند میں غذائی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے ریجنل فوڈ کمشنر نے ایک انٹرویو میں بتایا ہے۔ کہ مدراس میں غذائی صورت حالات سب سے زیادہ خراب ہے۔ میں اس دفعہ ۲۵ لاکھ ٹن اناج کی کمی ہے ٹراونکور

ہر وہ شخص جو گاندھی جی کی موت پر خوش ہے اُسے ہندوستان میں رہنے نہیں دیا جائیگا

پنڈت جواہر لال نہرو کا انتباہ!

جموں ۱۵ فروری۔ ایک بہت بڑے پبلک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کشمیر کے معاملے میں امن کونسل کی لاپرواہی اور بے اعتنائی پر سخت تعجب اور مایوسی کا اظہار کیا۔ آپ نے کہا بحث کے دوران میں پاکستانی نمائندے نے بہت سے غیر متعلق امور بھی پیش کر دئے۔ ہندوستان ان پر بحث کرنے سے گھبراتا نہیں۔ لیکن ہندوستان نے کونسل سے جس قضیہ کے بارے میں فیصلہ کرنے کے لئے کہا تھا۔ اس سے ان کا کوئی تعلق نہیں کمال مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہماری شکایت پر سیدھی سیدھی بحث کرنے کی بجائے اقوام عالم کے نمائندے سیاسی دھڑے بندی میں

اور کوچین میں اس دفعہ اناج کی پیداوار میں تیس چالیس فیصدی کی ہو گئی ہے۔ اگر ان علاقوں میں خوراک کی قلت دور نہ کی گئی۔ تو مئی کے بعد صورت حالات نازک ہو جائیگی۔ (گلوب)

منچوریا میں گھمسان کا رن

سرکاری فوجوں کی پیشقدمی

نانکنگ ۱۶ فروری۔ سرکاری فوجوں کی کمیونسٹوں کے خلاف منچوریا کے تین محاذوں پر شدید جنگ ہو رہی ہے دو محاذوں پر تو سرکاری فوجوں کو کافی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ مگر تیسرے محاذ میں ان کی حالت نازک معلوم ہوتی ہے چنانچہ مکڈن کی جنوبی سمت سے دس ہزار کمیونسٹ سپاہیوں کی زبردست یورش کو سرکاری فوجوں نے ناکام بنا دیا ہے۔ اور انہیں دریائے لیٹونگ پسپا کر دیا ہے۔ اسی طرح مکڈن سے چالیس میل جنوب سرکاری فوجوں نے دو شہروں پر دوبارہ قبضہ کرنے کے بعد مزید پیشقدمی کی ہے مگر چین کے فولادی شہر انشن میں سرکاری فوجوں کی حالت نازک ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کمیونسٹ اس پر تین اطراف سے شدید حملے کر رہے ہیں۔ (رائٹر)

تین کروڑ روپے کا خزانہ گم ہو گیا

کیپ ٹاؤن ۱۵ فروری۔ ساؤتھ اٹلانٹک کے ایک جزیرہ "ٹرسٹن ڈاکنا" کے باشندوں کی بے تاج ملکہ مسز فرانسز ریپٹے فوت ہو گئی ہے۔ اس کی عمر ۸۰ سال کی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ مسز فرانسس ریپٹے کو اُس جگہ کا علم تھا۔ جہاں ایک بحری ڈاکو نے تیس کروڑ روپے کا خزانہ جمع کر رکھا تھا۔ لیکن اس کے متعلق ہر سوال کے جواب میں وہ یہی کہتی تھی۔ کہ اُس کے پاس روپیہ نہیں ہے۔ اور جو آدمی کچھ کھانا چاہتا ہے۔ اُسے زمین سے کچھ پیدا کرنا چاہیئے۔ (گلوب)

پاکستان میں تین ہزار برمی باشندے

رنگون ۱۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان میں رہنے والے تین ہزار برمی باشندوں نے حکومت برما کے نام ایک عرضداشت میں واپس برما آنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ حکومت پاکستان کے ساتھ اس مسئلہ پر بات چیت کرنے کیلئے برمی وزیر خارجہ یوٹن ٹن کولمبو میں لنکا کی آزادی کی تقریب میں حصہ لینے کے بعد کراچی جائینگے

اسمبلی کے دوران میں ڈھاکہ میں بھی برمی نمائندے کا دفتر قائم کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ (گلوب)

ہندوستان تیس کروڑ پونڈ چائے

برطانیہ کو سپلائی کریگا

نئی دہلی ۱۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سال ہندوستان برطانیہ کو تیس کروڑ پونڈ چائے سپلائی کرے گا۔ پچھلے سال ہندوستان نے موجودہ مقدار سے چار کروڑ پونڈ کم چائے مہیا کی تھی کم سپلائی کی وجہ سے برطانیہ میں چائے کی راشن بندی کے نظام کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو گیا تھا۔ پچھلے ماہ میں ہندوستان میں چائے کی پیداوار کے اخراجات بڑھ گئے ہیں اسلئے امید ہے کہ برطانیہ کو بھی پچھلے سال سے زیادہ دام دینے پڑینگے (گلوب)

نیشنل سنٹرل کاپی رائٹ لائبریری کا قیام

نئی دہلی ۱۶ فروری حکومت ہند کی وزارت تعلیم جلد ہی ایک کمیٹی مقرر کر رہی ہے۔ کہ جو ہندوستان کی سب سے بڑی درسگاہ نیشنل سنٹرل کاپی رائٹ لائبریری کے ضوابط مرتب کریگی۔ حکومت ہند کے تعلیمی وزیر اسکے صدر ہونگے۔ اور ڈاکٹر الیس۔ این سین۔ ڈاکٹر پی۔ ایم جوشی۔ مسٹر الیس ار رنگنادن اور ڈاکٹر کوٹھاری اس کے ممبر ہونگے ڈاکٹر کیشوبن اس کمیٹی کے سیکرٹری ہونگے یاد رہے کہ مولانا آزاد نے وزارت میں آتے ہی اس قسم کی لائبریری کے قیام کی تجویز کی تھی۔ (گلوب)

پھول تیرانے کی رسم پر مہاسبھائیوں کا مظاہرہ

حیدرآباد ۱۵ فروری۔ گاندھی جی کے پھول تیرانے کی رسم ادا کرنے وقت ہندو مہاسبھا کے ایک درجن کے قریب آدمیوں نے سیاہ جھنڈیوں کے ساتھ مظاہرہ کیا۔ اور کانگرس کے خلاف نعرے لگائے۔ جس سے مجمع میں ایک ہیجان سا پیدا ہو گیا۔ مگر پولیس کے آنے سے پہلے یہ لوگ بھاگ گئے اور مجمع میں غائب ہو گئے۔ (اے۔ پی۔ آئی)

اسلحہ کے لائسنس کثرت سے دئے جائیں

لاہور ۱۶ فروری۔ حکومت مغربی پنجاب نے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت ارسال کی ہے کہ وہ عوام کو آتشیں اسلحہ کے لائسنس جاری کرنے میں فراخدلی سے کام لیں۔ اسکے ساتھ ہی لاہور

گم ہو کر رہ گئے ہیں۔ خیر اور کچھ نہیں تو کم از کم اب ہندوستان کی آنکھیں کھل گئی ہیں۔ ہمارے وفد کے بعض ممبران واپس آ گئے ہیں۔ اور جو طریق کار بھی اختیار کرنا ہوگا۔ باہمی مشورے سے اس کا فیصلہ کر لیا جائیگا کشمیر میں انڈین یونین نے جو کچھ کیا ہے حق اور صداقت کے نام پر کیا ہے۔ اور گاندھی جی کے مشورے سے کیا ہے۔ جو خود عدم تشدد اور سچائی کے پرستار ہیں۔ گاندھی جی کے قتل پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اگرچہ ایک فرد واحد نے ان کو قتل کیا۔ لیکن تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس کے پیچھے کئی گروہ اور پارٹیاں کام کر رہی تھیں بعض لوگوں نے تو ان کی موت پر مٹھائی تک تقسیم کی۔ مجھے نہیں معلوم ایسے سنگدل لوگ جموں میں بھی موجود ہیں یا نہیں۔ اگر ایسے لوگ جموں میں بھی موجود ہیں۔ تو ان کا کیا حق ہے۔ کہ وہ حملہ آوروں کے خلاف شکایت کریں۔ اگر یہاں کوئی ایک شخص بھی ایسا ہے۔ جو گاندھی جی کی موت پر خوش ہوا ہے۔ وہ ہندوستانی نہیں کہلا سکتا۔ ہم ایسے لوگوں کو ایک چپہ زمین دینے کیلئے تیار نہیں خواہ وہ سیوا سنگھی ہو یا کسی اور جماعت سے تعلق رکھتا ہو۔ ایسے تمام لوگوں کو ختم کر دیا جائیگا۔ یا پھر وہ ہم کو ختم کر دینگے۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ افراتفری میں نہ بھاگیں۔ بلکہ اپنی جگہوں پر قائم رہیں۔ اور ہندوستانی فوجوں کے شانہ بشانہ دشمن کا مقابلہ کریں (اپ)

ایکٹ ۱۹۴۷ء کا خاتمہ

لاہور ۱۶ فروری۔ مارچ ۱۹۴۷ء میں حکومت پنجاب نے ایک ایکٹ نافذ کیا تھا۔ جس کی رو سے فساد زدہ رقبوں میں ڈکیتی۔ لوٹ مار۔ آتشزنی اور اغوا وغیرہ کے مرتکب کو بغیر مقدمہ چلائے سزائے موت دی جا سکتی تھی۔ حتیٰ کہ اسسٹنٹ سب انسپکٹر سے لے کر پولیس کے تمام بڑے افسروں کو اختیارات دئے گئے تھے۔ کہ انہیں جس کسی پر ان جرموں کے ارتکاب کا شبہ گزرے اُسے گرفتار کر لیں یا گولی سے اُڑا دیں۔ اب حکومت مغربی پنجاب نے اس ایکٹ کو ختم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

خوراک کی نازک حالت

حکومت کی فوری توجہ کی مستحق ہے!

لاہور ۱۶ فروری۔ صوبائی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہفتہ کے روز میاں افتخار الدین کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں پاس ہوئیں: اول کہ مسلم لیگ نیشنل گارڈز کی تنظیم و تربیت صوبائی مسلم لیگ کے سپرد ہونی چاہیئے اور ابتدائی مجالس کی تنظیم کی ذمہ داری ہر ضلع کی لیگ پر عائد ہو۔ دوم:۔ صوبہ بھر میں خوراک کی حالت نہایت نازک ہو رہی ہے حکومت کو اس طرف فوراً متوجہ ہونا چاہیئے۔ (اورینٹ)

سیالکوٹ جہلم۔ شیخوپورہ۔ راولپنڈی اور منٹگمری کے سوا باقی تمام اضلاع کے لائسنسداروں سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے آتشیں اسلحہ عارضی طور پر حکومت کو دیں جو انضباطی ضرورت کے بعد اصل مالکوں کو واپس دیدئے جائینگے

وظیفہ حاصل کرنیوالے مہاجر طلباء سابقہ وظیفوں کا بقایا وصول کر سکتے ہیں

لاہور ۱۶ فروری محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی طرف سے پھر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ تقسیم پنجاب سے پہلے جو افراد "مزید تعلیم اور سابق فوجیوں کی تربیت" کی اسکیم کے ماتحت وظیفے حاصل کر رہے تھے۔ اور اب مغربی پنجاب میں آ چکے ہیں۔ وہ اپنے بقایا حسابات کی ادائیگی کے لئے مسٹر ایس جی رحالق آفیسر انچارج کالجیٹ ایجوکیشن دفتر ڈائرکٹر محکمہ تعلیم مغربی پنجاب لاہور کو فی الفور درخواستیں بھیجیں۔ (ا۔ پ)

یوپی میں لیگ اسمبلی پارٹی توڑ دی گئی!

لکھنؤ ۱۶ فروری: یو۔ پی کی لیگ اسمبلی پارٹی نے کل ایک میٹنگ میں جو پارٹی کے نئے لیڈر مسٹر زیڈ ایچ لاری کی زیر صدارت منعقد ہوئی تھی فیصلہ کیا۔ کہ ۲۹ فروری ۱۹۴۸ء سے پارٹی کو توڑ دیا جائے۔ چنانچہ ۲۹ فروری کے بعد سے یو۔ پی اسمبلی میں دس سال سے بھی پرانے فریق مخالف کا وجود ختم ہو جائے گا۔

اسی میٹنگ میں ایک قرارداد کے ذریعہ قومی زبان کے بارے میں حکومت یو۔ پی کی پالیسی پر بہت افسوس کا اظہار کیا گیا۔ دونوں رسم الخطوط میں لکھی جانے والی ہندوستانی کو صوبہ کی تعلیمی اداروں اسمبلیوں اور حکومتی محکموں کے لئے سرکاری زبان قرار دیا جائے۔ حکومت کی توجہ اس امر کی طرف بھی دلائی گئی۔ کہ قومی زبان کی آڑ میں ایک مصنوعی زبان کی ترویج کی جا رہی ہے۔ جو خاص قسم کی سنسکرت پر مشتمل ہونے کی وجہ سے غیر مسلموں کے فہم و ادراک سے بھی بالا ہے۔ اور یہ اس عہد کے صریحاً خلاف ہے۔ جو اقلیتوں کے ساتھ کیا گیا تھا۔ (ا۔ پ)

قائداعظم کی پریس کانفرنس (بقیہ صفحہ ۸)

نہیں ہے کہ میں عام جمہوری اصولوں کے خلاف ہوں۔ آپ نے کشمیر کے بارے میں بھی اظہار خیال کی درخواست کی گئی۔ لیکن آپ نے اس سے احتراز فرمایا۔ اور بتایا کہ چونکہ یہ معاملہ اس وقت امن کونسل کے زیر بحث ہے۔ اس لئے میں اس بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ ہو سکتا ہے۔ اس وقت کچھ کہنے سے معاملات پر برا اثر پڑے۔ ایک نامہ نگار نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ پاکستان امن کونسل کے ہر فیصلہ کو من وعن تسلیم کرلے گا۔ اس پر قائداعظم نے فرمایا۔ ضروری نہیں کہ ہر فیصلے کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ دوران گفتگو میں آپ نے یہ بھی بتایا کہ کراچی پاکستان کا مستقل دارالحکومت بننے والا ہے۔ اور اس بارے میں ایک خاص کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

پاکستان کے نئے سکوں کا اجراء

لاہور ۱۶ فروری: تمام ہندوستانی سکے اور نوٹ یکم مارچ ۱۹۴۸ء سے ختم کر دیئے جائیں گے۔ ان کی بجائے پاکستان کے سکے اور نوٹ جاری کئے جائیں گے۔ جن کے ایک طرف پاکستان کا جھنڈا اور دوسری طرف حکومت پاکستان کے الفاظ اردو اور انگریزی میں منقش ہونگے۔ موجودہ ہندوستانی سکے یکم جون تک جاری رہیں گے

ضروری نہیں کہ امن کونسل کے ہر فیصلے کو صحیح تسلیم کیا جائے

قائداعظم کی اہم پریس کانفرنس

بمبئی ۱۵ فروری: قیام پاکستان کے بعد سے اپنی پہلی پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے قائداعظم محمد علی جناح نے فرمایا۔ کہ خان آف قلات نے پاکستان اور قلات کے مابین تعلقات کے مستقبل کے بارے میں مشورہ حاصل کرنے کے لئے لیجسلیچر کے دونوں ایوانوں کا اجلاس بلایا ہے۔ امید ہے خان آف قلات اس ماہ کے اخیر میں قائداعظم کو اپنے آخری فیصلے سے مطلع کر دیں گے۔ قائداعظم بلوچستان کے اخباری نمائندوں کے ساتھ اردو میں گفتگو فرماتے رہے۔ اور جب ایک جرنلسٹ نے آپ سے کہا۔ کہ ہندوستان میں مسلم لیگ کو خلاف قانون جماعت قرار دیا گیا ہے۔ تو آپ نے فوراً بلٹ کر جواب دیا کہ یہ بازاری گپ ہے۔ ایک نامہ نگار نے قائداعظم کی دربار کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے پوچھا۔ کہ کیا اس امر کے پیش نظر کہ بلوچستان آئندہ گورنر جنرل کا صوبہ بن جائے گا۔ یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ آپ ڈکٹیٹرشپ کے حامی ہیں۔ آپ نے کہا کہ میری تقریر سے بالکل غلط نتیجہ نکالا گیا ہے۔ میں قطعاً ڈکٹیٹرشپ کا حامی نہیں ہوں۔ اس وقت جو انتظامی اقدام کئے جا رہے ہیں۔ ان میں اس بات کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ کہ لمبی چوڑی پارلیمنٹری بحثوں میں پڑے بغیر فی الحال بعض اصلاحات جلد سے جلد نافذ ہو جائیں۔ اور وقت بچ جائے۔ اس سے یہ مراد ہرگز (باقی دیکھو کالم اول)

سرحد اسمبلی کا بجٹ سیشن لیگ اسمبلی پارٹی کے اہم فیصلے

پشاور ۱۶ فروری: آج صبح ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے خان عبدالقیوم خان وزیر اعظم سرحد نے بتایا۔ کہ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے اپنے کل کے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ اسمبلی کا بجٹ سیشن اگلے ماہ منعقد کیا جائے۔ اور یہ کہ حکومت کو خالص جمہوری اصولوں پر چلایا جائے۔ صوبے کی غذائی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ خوراک کی کمی موجودہ زراعت کی کوتاہی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ مغربی پنجاب میں خوراک کی عام قلت اور عدم وسائل نقل و حرکت کی بناء پر ہے۔ مغربی پنجاب میں پناہ گزینوں کے آجانے کی وجہ سے اناج کی سخت قلت ہو گئی ہے چنانچہ سرحد کو اپنے مقررہ کوٹے کے مطابق اناج نہیں مل سکا۔ سرحد کا ڈیڑھ تین ہزار ٹن مقرر تھا۔ کچھ اناج کراچی سے حاصل کیا گیا ہے۔ اور باقی کمی کو بیرونی ممالک سے پورا کیا جائے گا۔ آپ نے بتایا۔ کہ اس سلسلے میں انتظام کرنے کے لئے میں بھی کراچی جا رہا ہوں۔ وزیر اعظم نے ڈاکٹر خان صاحب اور ان کی پارٹی کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے اس معاملہ میں نہایت صحیح رویہ اختیار کر کے حکومت کو مطعون نہیں کیا۔ بلکہ بعض لیگیوں کے رویہ پر افسوس کا اظہار کیا۔ کہ وہ غذائی صورت حال پر شور مچا کر مناسب پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں۔ آپ نے ایسے لوگوں کو جو دوستی کے روپ میں پاکستان کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں پنجم کالم قرار دیا۔ اور بتایا کہ یہ لوگ نہ صرف یہ کہ حکومت میں شامل نہیں۔ بلکہ اسمبلی کے ممبر بھی نہیں ہیں۔ اور محض ذاتی اغراض کے پیش نظر ان حرکات پر اتر رہے ہیں۔ آپ نے متنبہ کیا۔ کہ ایسے لوگوں کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔

کل لیگ پارلیمنٹری کے اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے پارٹی میں نئے شامل ہونے والے سات ممبران اسمبلی کا بھی خیر مقدم کیا گیا۔ نیز ایک اور ریزولیوشن میں پارٹی کے موجودہ لیڈر خان عبدالقیوم خان پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ ہونے والے ضمنی انتخابات کے بارے میں بھی اہم فیصلے کئے گئے۔ پارٹی کا اجلاس کل پھر منعقد ہوگا۔ اور غذائی صورت حال پر مزید غور و خوض کیا جائیگا۔ (ا۔ پ)

حکومت نظام کے خلاف سنسنی خیز سازش کا انکشاف

حیدرآباد ۱۶ فروری: حکومت نظام کے خلاف ریاستی پولیس پر ایک سنسنی خیز سازش کا انکشاف ہوا ہے معلوم ہوا ہے کہ بابا صاحب نامی شخص کی زیر نگرانی دہشت انگیزوں کے متعدد گروہ تیار کئے گئے۔ ملازموں پر قاتلانہ حملے، حکومتی جائداد اور مال کی تباہی و بربادی حکومت کی مشینری کو ناکام بنانے کی منظم کوشش ان جتھوں کا مقصد تھا۔ یہ انکشاف دو مقامی کارکنوں دستگیر راؤ جوشی اور رام راؤ گوجکر کے بیانات سے ہوا ہے جن کے قبضہ سے پولیس نے متعدد پستول اور رائفلیں، بڑے بم اور دستی بم برآمد کئے ہیں۔ بابا صاحب سٹیٹ کانگرس کا ایک مشہور کارکن ہے۔ اور آج کل حیدرآباد کے خلاف تخریبی کارروائیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے اور پونا میں مقیم ہے۔ اس کی بعض اس قسم کی کارروائیوں پر مزید روشنی پانچ اور دہشت پسندوں کی گرفتاری سے پڑتی ہے جن کے پاس سے بیشمار اسلحہ برآمد ہوا ہے۔ نیز یہ بھی پتہ چلا ہے۔ کہ ریاست سے باہر شدید نقصان پہنچانے والے بڑے بم تیار کئے جا رہے ہیں۔ جو حیدرآباد میں استعمال کئے جائیں گے۔ اور بابا صاحب ان انتظامات کی نگرانی کر رہا ہے۔

اس کے علاوہ ریاستی پولیس نے ضلع نلگنڈہ کے سید نامی گاؤں میں کمیونسٹوں کے اسلحہ اور بارود وغیرہ کے ایک زمین دوز ذخیرے پر قبضہ کیا ہے۔ پولیس کو اطلاع ملی تھی۔ کہ کمیونسٹ سٹیٹ کے خلاف زبردست جارحانہ مہم شروع کرنے والے ہیں

(او۔ پی۔ آئی)

فلسطین کمیشن کی طرف سے بین الاقوامی فوج کا مطالبہ

لیک سکسیس ۱۶ فروری: معلوم ہوا ہے ۱۷ فروری تک اقوام متحدہ کا فلسطین کمیشن اپنی رپورٹ امن کونسل کے سامنے پیش کر دیگا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ رپورٹ میں تقسیم کی تجاویز کو بروئے کار لانے کے لئے ایک بین الاقوامی فوج تیار کرنے کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ رپورٹ میں دو اور امور کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ اول یہ کہ کمیشن کے نزدیک برطانیہ نے اپنے رویہ سے عدم تعاون کا ثبوت دے دیا ہے دوسرے مقامی فوج تیار کرنے اور اسے سامان حرب سے مسلح کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اگرچہ رپورٹ میں بین الاقوامی فوج تیار کرنے کے سلسلے میں معاون تجاویز کا ذکر تو نہیں ہے۔ لیکن اس بات کا بالصراحت ذکر کیا گیا ہے۔ کہ اگر کمیشن کو بین الاقوامی فوج مہیا نہ کی گئی۔ تو وہ تقسیم کے مفوضہ کام کو انجام نہ دے سکیگا۔ (رائٹر)

انڈونیشیا کی حکومت نے غیر مشروط طور پر ولندیزی تجویز کو تسلیم کر لیا

لنڈن ۱۷ فروری: لنڈن کے مشہور اخبار ٹربیون نے اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں انڈونیشیا کے معاہدہ کے سلسلہ میں اس بات کا انکشاف کیا۔ کہ ریپبلکن حکومت نے ولندیزی تجویز کو غیر مشروط طور پر تسلیم کر لیا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوا۔ کہ انڈونیشیا کی حکومت بجائے مرکزی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے ہم پلہ ہو کر فیڈریشن بنانے کو تیار ہو گئی ہے حالانکہ پہلے تو انڈونیشیا کی حکومت جزائر شرق الہند کو اپنے تحت میں لینا چاہتی تھی۔ لیکن اس میں اس کو ناکامیابی ہوئی۔ ولندیزی تجویز منظور کر لینے سے ریپبلکن حکومت اپنے سفارتخانے۔ فوج اور خزانہ نہیں رکھ سکے گی۔ کئی اشخاص اس کو انڈونیشیا کی شکست نہیں سمجھتے۔ کیونکہ فیڈریشن کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں انڈونیشیا کی آزادی کے سلسلے میں پہلے سے ہی متفق ہیں۔ گو اس وقت وہ اس کی حکومت تصور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں (گلوب)

شیخ عبداللہ کی مایوسی (بقیہ صفحہ اول)

میں فیر جانبداری کو برقرار رکھنے کے لئے معبرین کی ایک پارٹی بھیجدیتی۔ اور وہ براہ راست کونسل کو رپورٹ کرسکتے۔ اور ان کو خاص فیصلوں پر عمل درآمد کرانے کے کوئی اختیار ات نہ ہوتے آج پندرہ فروری کو ایک ماہ سے زائد عرصہ تک بحث کرنے کے بعد بھی صورت حالات وہی ہے جو ۱۵ جنوری کو تھی۔ کہ جب بحث شروع کی گئی تھی۔ اس لئے ہمیں واپس آ کر اپنی حکومت سے مشورہ کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ ہندوستانی وفد بعد مشورہ جلد سے جلد واپس جا کر بحث میں حصہ لینے کی کوشش کرے گا۔

اس ملاقات کے دوران میں شیخ عبداللہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ بمبئی سے روانہ ہونے سے قبل میرے ایک دوست نے جو کچھ کہا تھا وہ صحیح ثابت ہوا۔ امن کونسل میں سیاسی ہتھکنڈے سے کام لیا جا رہا ہے۔ وہاں معقولیت کے لئے کوئی جگہ نہیں (ا۔ پ)